© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

افسوس ہے گذشتہ ماہ میں خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے کم و بیش ۷۷ سال کی عمر میں چند روزہ علالت کے بعد اپنے وطن دہلی میں ہی وفات پائی ۔ مرحوم عجیب و غریب شخصیت کے مالک تھے ۔ دیکھنے میں کمزور و لاغر اور ضعیف و منحنی انسان تھے ۔ لیکن ارادہ و عمل کی قوت بے پناہ رکھتے تھے ۔ ان کی تعلیم قدیم مسلمان خاندانوں کی روایات کے مطابق ہوئی ۔ لیکن جس کو اعلیٰ معیار کہا جاتا ہے اس حد تک نہ تھی انھوں نے اپنی زندگی نہایت ہی معمولی حالت سے شروع کی ۔ یعنی ایک مزدور کی طرح سر پر کتابوں کا بوجھ لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا اور اس طرح اپنی معاش پیدا کرنا ان کی معاشی زندگی کا سب سے پہلا قدم تھا ۔ لیکن اپنی محنت استقلال جذبۂ عمل اور ذہانت کی وجہ سے وہ اس ادنیٰ ترین حالت سے ترقی کر کے ایک ایسے بلند مقام پر پہنچ گئے جہاں ہر مذہب و ملت کے لاکھوں انسان ان کی عزت کرتے تھے بڑے بڑے والیانِ ریاست ان سے ملنے میں فخر اور مسرت محسوس کرتے تھے ۔ حکومتیں ان کی بات کو گوش توجہ سے سنتی تھیں اور بہت سے لوگ جن میں ہندو ۔ مسلمان ۔ سکھ ۔ عیسائی اور پارسی ۔ مرد و عورت ۔ جوان و پیر سب ہی شامل تھے ان کے حلقۂ ارادت میں شامل ہونے کے باعث ان کے ایک ایک فقرہ اور جملہ پر سر دھنتے تھے ۔ ۲۸ء یا ۲۹ء میں بزمانۂ قیام ڈابھیل ایک مرتبہ سورت شہر میں ایک مسلمان بوہرہ کی دکان پر جانے کا اتفاق ہوا تو باتوں باتوں میں معلوم ہوا کہ وہ اور اس کا پورا گھرانہ خواجہ صاحب سے بیعت ہے اور اگرچہ یہ گھرانہ اردو پڑھنے کی استعداد نہیں رکھتا تھا تاہم اس کا معمول یہ تھا کہ خواجہ صاحب کے ہاں سے "درویش" نام کا جو رسالہ نکلتا تھا ۔ سال کے اختتام پر اس کی جلد بندھتی تھی اور ایک مطلا جزدان میں وہ محفوظ رکھ دیا جاتا تھا ۔ عید بقرعید کے دن نماز عید کے بعد سب اہل خانہ کا پہلا کام یہ ہوتا تھا کہ سب لوگ ایک جگہ جمع ہو کر خواجہ صاحب کا فوٹو اور اُن کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رسالۂ درویش کے مجلدات کی زیارت کرتے تھے اور ان کو سر آنکھوں سے لگاتے تھے۔

مشہور شعر ہے

قلم گوید کہ من شاہِ جہانم   قلم کش را بدولت می رسانم

خواجہ صاحب نے جو کچھ ترقی کی اس میں ان کی خواجگی کے علاوہ ان کے قلم کا بہت بڑا حصہ ہے۔ نثر اردو میں وہ ایک طرز نو کے موجد تھے۔ زبان بڑی صاف۔ سلیس۔ شستہ و رفتہ لکھتے تھے۔ نثر میں شاعری کرنے کا ان میں بڑا اچھا سلیقہ تھا۔ نہایت معمولی سے معمولی چیزوں پر مضمون لکھتے تھے لیکن اپنے حسنِ تخیل اور لطافتِ بیان کے آب و رنگ سے اسے باغ و بہار بنا کر پیش کر دیتے تھے۔ بات میں بات پیدا کرنا ان کی انشا پردازی کا خاص جوہر تھا۔ اس حیثیت سے کوئی شبہ نہیں کہ وہ اردو زبان کے صاحب طرز نامور ادیب اور انشا پرداز تھے۔ غدر دہلی کے افسانے ان کی مشہور کتاب ہے ان میں ادبیت کے ساتھ ساتھ مرحوم دہلی اور اس کی پرانی روایات تہذیب و تمدن کا ماتم کچھ اس سوز و گداز کے ساتھ کیا ہے کہ ناممکن ہے کوئی شخص ان افسانوں کو پڑھے اور اس کی آنکھوں سے آنسو رواں نہ ہوں۔ ان کی ایک نہیں چھوٹی بڑی سیکڑوں کتابیں مضامین اور مقالات ہیں جو زباں دانی۔ انشا پردازی اور لطافتِ بیان کے جواہرات کا خزانہ ہیں۔ اس کے باوجود مولانا عبد الماجد دریابادی کے بقول خواجہ صاحب مرحوم پر یہ بڑا ظلم ہوا ہے کہ ابھی حال میں اردو ادب کی تاریخ پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں منٹو۔ کنھیا لال۔ قرۃ العین اور کرشن چندر وغیرہم کو تو خوب اچھالا گیا ہے لیکن خواجہ صاحب کا یا تو سرے سے تذکرہ نہیں یا ہے تو بہت ہی سرسری غالباً آج کل کے ادبی مذاق کی عدالت میں خواجہ صاحب کا سب سے بڑا جرم یہ تھا کہ ان کی تحریروں میں کسی نہ کسی حیثیت سے مذہب۔ اخلاق اور تصوف کا رنگ ہوتا تھا اور وہ آج کل کی ترقی پسندی کے ہوا خواہوں میں نہیں تھے۔ بہرحال انھوں نے جو ادبی ترکہ چھوڑا ہے وہ اپنی مستقل قدر و قیمت رکھتا ہے اور اس بنا پر یقین ہے کہ جس طرح نظیر اکبرآبادی ایک عرصہ تک بدنام بھی رہے اور گمنام بھی۔ لیکن بہرحال ایک وقت آیا جب اُن کو اپنے کمال کی داد ملی۔ اسی طرح ہمارے زمانہ کے ادیبوں کے نزدیک خواجہ صاحب کا وہ اعتبار نہ ہو جس کے وہ مستحق تھے لیکن ایک وقت آئے گا جب کہ خواجہ صاحب کی ادبی عظمت کا اعتراف کیا جائے گا

خواجہ صاحب اپنی ذات سے ایک انجمن تھے۔ نہایت خلیق۔ متواضع۔ ملنسار۔ ان کی باتوں میں بڑا رس ہوتا تھا۔ انتہا درجہ حاضر حواس اور بیدار مغز تھے۔ ہمدردی اور غم گساری ان کی طبیعت کا خاصہ تھی۔ مخالف سے مخالف بھی ان سے بات کرتا تھا تو ان کی طرف کشش محسوس کرتا تھا۔ مشہور تھا کہ خواجہ صاحب کو عمل تسخیر آتا ہے۔ ممکن ہے یہ صحیح ہو لیکن سب سے بڑا عمل تسخیر تو ایک انسان کے لئے اس کا اپنا کمال اور اس کے اخلاق ہیں اور خواجہ صاحب میں اس کی کمی نہیں تھی۔ اب یہ وضع داری شرافت۔ مروت۔ اور دوسروں کی پاسداری اور رعایت سب عنقا ہوتے جاتے ہیں۔ خواجہ صاحب

© rasailojaraid.com